Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

سوموار
8۔ جنوری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 7 | سوموار 16 شعبان۔1416ھ' 8 صلح 1375ہش' 8۔جنوری 1996ء

حسنات کا پلڑا بھاری رکھنا چاہئے

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین مل جاوے۔ فلاں مکان مل جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن (عبادت) میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شدائد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو انسان خود مجاہدات کرتا ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جنگ کرتا ہے اور اس طرح پر اکثر تکالیف میں سے ہو کر گذرتا ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ قضاء و قدر خود اس پر کچھ تکالیف نازل کر دیتی ہے اور اس ذریعہ سے اسے صاف کرتی ہے۔ اس طریق میں بچہ اور انبیاء علیہم السلام کے نفوس قدسیہ ہوتے ہیں۔ وہ بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں اس پر بھی مصائب اور شدائد ان پر آتے ہیں وہ محض ان کی تکمیل اور ان کے اخلاق اور صدق وفا کے اظہار کے لئے۔

انسان کے لئے سعی اور مجاہدہ ضروری چیز ہے اور اس کے ساتھ مصائب اور مشکلات بھی ضروری ہیں۔ (-) جو لوگ سعی کرتے ہیں وہ اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح پر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور نفس کی قربانی کرتے ہیں۔ ان پر الٰہی قرب و انوار و برکات اور قبولیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور بہشت کا نقشہ ان پر کھولا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 338)

فہرست جنازہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 95-12-16 کو مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب بیت الفضل لندن میں پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ناربری جماعت۔ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے

فہرست جنازہ ہائے غائب

1۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مربی سلسلہ کلکتہ بوجہ ہارٹ اٹیک وفات ہوئی ہے۔

2۔ چوہدری فیض احمد صاحب کاہلوں آف بہاولنگر۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی ہے۔

3۔ مکرمہ مہرالنساء صاحبہ (دختر خانزادہ امیراللہ خاں صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پشاور۔

4۔ مکرم شیخ عبدالوحید صاحب (سابق امیر راولپنڈی محترم آفتاب احمد خان صاحب کے ماموں تھے) ابن حضرت مولوی شیخ محمد صاحب (مزنگ لاہور) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

5۔ مکرم عطاء الرؤف صاحب (ابن رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ ربوہ) 17 سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔

6۔ مکرمہ سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ بنت سید محمد ہاشم صاحب بخاری (وفات یافتہ) اہلیہ سید عبدالباسط صاحب نائب امیر ضلع جہلم۔

7۔ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب قریشی (برادر اصغر صوفی بشارت الرحمان صاحب وفات یافتہ) لاہور۔

8۔ مکرم سمیع اللہ خاں صاحب آف کوئٹہ داماد رانا فضل محمد صاحب۔

قربانی کرنے والے بزرگوں کا ذکر زندہ رکھنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تاریخ کے اپنے ان اوراق کو کھولیں اور دیکھیں تو سہی کہ پہلے لوگ کیسے تھے اور کیا تھے؟ کن کن خاندانوں کے بزرگ کن کن قربانیوں کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے کیا کیا قربانیاں دیں۔ کس طرح وفا کے اعلیٰ نمونے دکھائے کس طرح آخری سانس تک وہ خدا کے ہو رہے اور خدا ہی کی خاطر وہ جیئے اور خدا ہی کی خاطر مرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذکر کو زندہ کرنا ضروری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ شاذ کے طور پر بہت ہی کم ارتداد کے کچھ نمونے ان نسلوں میں ملتے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان کے اندر دین داخل ہی نہیں ہوا تھا۔ دنیا کی خاطر یا کسی اور دھوکے میں آکر وہ دین میں داخل ہوئے خالی آئے اور خالی واپس چلے گئے۔ لیکن بہت کم مثالیں ہیں بھاری مثالیں وہ ہیں جو آخر وقت تک باوفا رہے اور ثابت قدم رہے۔ لیکن آگے نسلوں میں آپ کو وہ بات یاد کھائی نہیں دیتی یا بعض نسلیں دین سے سرک کر دور ہٹ چکی ہیں اور کوئی رابطہ نہیں رہا۔ پس آج ضرورت ہے کہ ان کو کھینچ کر واپس لایا جائے اور ان کو خدا کی طرف واپس لانے کے لئے بہترین طریق اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا دیا ہے۔ ان سے خالی خدا کی بات کر کے دیکھیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی کئی ایسے لوگ ہیں جن سے میرا رابطہ ہو چکا ہے یعنی صوبہ سرحد کے دورے کرتا رہا ہوں بنگلہ دیش کے دورے کرتا رہا ہوں اور سیالکوٹ وغیرہ کی ایسی کئی دیہاتی جماعتیں ہیں وہاں

باقی صفحہ 7 پر

نمائندہ الفضل کا دورہ

روزنامہ الفضل کے نمائندہ مکرم طاہر احمد صاحب ضلع چکوال، جہلم، میرپور آزاد کشمیر کے دورے پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور دیگر عہدیداروں سے درخواست ہے کہ ان سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

8- صلح 1375 ہش   8 - جنوری 1996ء

گناہ ——— اور اس کا تدارک

جب تک انسان کو یہ علم نہ ہو کہ گناہ کیا ہے وہ گناہ سے بچنے کی کوشش ہی کیوں کرے گا۔ اگر اس بات کا علم ہو جائے کہ گناہ کیا ہے تو گناہ سے بچنے کا طریق بھی آنا چاہئے۔ اگر اسے گناہ سے بچنے کا طریق معلوم نہ ہو تو وہ ٹامک ٹوئیاں تو مار سکتا ہے لیکن کبھی گناہ سے بچ جائے گا اور کبھی گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔ پس ان دونوں باتوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ گناہ کیا ہے اور گناہ سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ گناہ کا علم حاصل کرنے کے لئے انسان کے دل میں ایمان پیدا ہونا چاہئے۔ ایمان بھی ایک ایسی بات ہے جو گناہ کی پہچان بھی کرواتا ہے اور گناہ سے دور رکھنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ مگر جہاں تک ایمان کا تعلق ہے یہ بھی ایک سفر کی طرح ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر دل میں ایمان داخل ہوا اور ادھر انسان ہر گناہ سے بچنے کے قابل ہو گیا۔ یا ہر گناہ کا اسے علم ہو گیا۔ آہستہ آہستہ وہ ایمان کی منزل پر آگے بڑھتا ہے اسے گناہوں کا بھی علم ہونے لگتا ہے اور اس کے گناہ دور بھی ہونے لگتے ہیں اور اس طرح چلتے چلتے جب اسے حقیقی ایمان حاصل ہو جاتا ہے جسے ہم پختہ ایمان بھی کہہ سکتے ہیں تو گناہ سے بچنا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے وہ اسے ایک زہر سمجھتا ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ہوش و حواس میں زہر کھانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ زہر سے موت واقع ہوتی ہے اور انسان زندہ رہنا چاہتا ہے وہ زہر کیوں کھائے۔ پس پختہ ایمان انسان کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ گناہ زہر ہے۔ اس لئے وہ ہر ممکن طریق پر زہر سے بچتا ہے۔ گویا کہ پختہ ایمان زہر کی پہچان کرا دیتا ہے اور پختہ ایمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ واقعی گناہ کو زہر سمجھنے لگتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ ان دونوں چیزوں کے پرکھنے کا آسان طریق یہی ہے کہ اگر انسان گناہ کو زہر سمجھتا ہے اور اس سے بچتا ہے تو اس کا ایمان پختہ ہے اور اگر اس کا ایمان پختہ ہے تو وہ گناہ کو زہر سمجھتا ہے اور اس سے بچتا ہے۔ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے لازم ملزوم ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان کا ایمان بھی پختہ ہو اور وہ گناہ کو زہر بھی نہ سمجھے اور گناہوں کا مرتکب ہوتا چلا جائے۔ پس ہمیں ان دونوں باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایمان کو پختہ سے پختہ تر کرتے چلے جانا چاہئے اور گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ گناہوں سے بچیں گے تو ایمان پختہ ہو گا۔ ایمان پختہ ہو گا تو گناہوں سے بچنا ممکن ہو جائے گا۔ اور گناہوں سے بچ کر ہی انسان ہلاکت سے بچ سکتا ہے۔ روحانی ہلاکت تو انسان کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑتی اور گناہ کا تعلق چونکہ زیادہ تر روحانی زندگی سے ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روحانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان گناہوں سے بچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے ایمان کو پختہ سے پختہ تر کرتے چلے جائیں اور ہمارے ایمان کی پختگی ہمیں ہر گناہ سے بچاتی چلی جائے۔ اور ہماری روح زندہ و تابندہ رہے اور ہلاکت کے قریب بھی نہ جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تم نے تو کچھ اور کہا تھا میں سمجھا کچھ اور
سچ بولو' کیا افہام و تفہیم کا ہے یہ دَور
بیل منڈھے چڑھ جائے شائد ناممکن ہے بات
بات بنانی ہے تو دونوں بدلیں اپنے طَور

ابوالاقبال

O

ہے بہت غمزدہ جدائی میں
ایک بندہ تری خدائی میں

قید راس آگئی ہے پاگل کو
دل کرے گا بھی کیا رہائی میں

میرے مسجود کتنے سجدوں سے
آئے گا تُو مری رسائی میں

وقت کس کس کو چھوڑ آیا ہے
اور گھڑی اب بھی ہے کلائی میں

کتنی لالچ ہے اور کتنا خلوص
اہلِ منبر کی پارسائی میں

اس نے جو کچھ کہا' سر آنکھوں پہ
کچھ نہ کہنا مری صفائی میں

آصف محمود باسط

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت' ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کے نصب العین میں یہ بات داخل ہے کہ ہم نیکیوں کی طرف بلائیں۔ اچھی باتوں کی طرف بلائیں۔ نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ یہی وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعے ہم نے دین حق کے لئے عالمی جنگ جیتنی ہے۔ اور ان ہتھیاروں کو روزمرہ استعمال کرنا اور عادت بنالینا ہی ایک ایسا اہم فریضہ ہے جو جماعت کو ادا کرنا چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محض ہتھیار سجالینا ہی کافی ہوتا ہے۔ بعض لوگ پستول لگائے پھرتے ہیں۔ اور دوسرے ہتھیار ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں مگر جب وقت آتا ہے تو ان کے ہتھیار ان کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ ہتھیار کے لئے ایک روزمرہ کی واقفیت روزمرہ کا انس' ان ہتھیاروں سے ایسی واقفیت کہ جس کے نتیجہ میں ازخود وہ ہاتھوں میں بروقت پہنچیں اور صحیح ٹھیک نشانہ لگا سکیں۔ یہ کام ایسا نہیں کہ محض ہتھیار سجانے سے خودبخود آجاتا ہے۔ ایک ایسا کام ہے جس کے لئے وہ لوگ جو ہتھیاروں کو سمجھتے ہیں اور ان سے واقعتاً فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ان ہتھیاروں کو روزمرہ کی زندگی کا ایسا حصہ بنالیتے ہیں کہ ہر وقت ان سے کھیلتے رہتے ہیں۔ بسااوقات ایسے انسان بعض میں نے بھی دیکھے ہیں کہ ہاتھ میں پستول ہے تو بار بار ہاتھوں میں اٹھاتے ہیں اور بار بار اس کو اچھال کے اچانک نشانہ لیتے۔ اسی طرح شکاری جو ہوائی نشانہ لینے میں مشق کرتے ہیں وہ کم وبیش روزانہ ہی خالی بندوق سے کھیلتے رہتے ہیں۔ خواہ سامنے کوئی شکار ہو یا نہ ہو۔

تو نیک بات کی طرف بلانا اور نیک نصیحت کرنا دو مقاصد رکھتے ہیں ایک یہ کہ اپنی آپس میں تربیت کی جائے دوسرے یہ کہ تمام دنیا کو بھلائی کی طرف بلایا جائے۔ جن لوگوں کو روزمرہ ان ہتھیاروں کے استعمال کی عادت نہ ہو وہ دوسری قوموں کو بھی اس طرف بلانے کا سلیقہ نہیں جانتے۔ وہ لوگ جو روزمرہ گھروں میں اس خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہتھیار کو صحیح طریق پر استعمال کرنے کی پریکٹس نہیں کرتے ان لوگوں کو باقی دنیا میں بھی اسے استعمال کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ جو کلام الٰہی نے نصیحت فرمائی ہے۔ بہت ہی اہم ہے۔ اتنی اہم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو نیکیوں کی طرف نہیں بلاتے۔ بدیوں سے روکتے نہیں ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کشتی میں سوار کچھ لوگ ہوں جس کی ایک اوپر کی منزل ہو اور ایک نیچے کی منزل ہو۔ نیچے کی منزل والے اس کشتی کی تہہ میں سوراخ کررہے ہوں اور ان کو اوپر کی منزل والے روکیں نہیں کہ ہمیں کیا یہ تو نیچے کی منزل میں ہونے والا واقعہ ہے۔ نتیجتاً جب وہ سوراخ ہو جائے تو ان سب نے بہرحال غرق ہونا ہے۔ یہ قوموں کی زندگی قوموں کی بقا کا مسئلہ ہے۔ جو کلام الٰہی نے بیان فرمایا ہے۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسی طرح اس کو سمجھا اور سمجھایا۔ پس جماعت احمدیہ کو اس بات کو روزمرہ کا شیوہ بنالینا چاہئے کہ اچھی باتوں کی طرف بلانا شروع کریں۔ اور اچھی باتوں کا حکم دیا کریں۔ اور برے کاموں سے روکا کریں۔

اس سلسلے میں کچھ احتیاطیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس ہدایت پر عمل کرنے کے کچھ اسلوب ہیں۔ کچھ تقاضے ہیں جس کو نظرانداز کرکے ہم اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکتے سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہاں (-) جو لفظ فرمایا گیا ہے اگرچہ اس میں حکم کا مضمون پایا جاتا ہے مگر آنحضرت ﷺ نیک کاموں کی طرف حکماً نہیں بلایا کرتے تھے۔ بلکہ پاک دل پر اثر کرنے والی نصیحت کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی تلقین فرماتے تھے۔ اور اگر کوئی اس پر عمل نہ کرے تو اس کو سزا دینے کا آپ نے کبھی ارادہ نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ کا دل اس کی حالت پر مغموم ہو جایا کرتا تھا۔ کہ نیک بات سن کر بھی اس پر عمل نہیں کرتا۔ پس (-) مراد یہاں نصیحت کرنا ہے نہ کہ تحکم کے ساتھ نصیحت کرنا۔ عجز کے ساتھ نصیحت کرنا ہے نہ کہ تحکم کے ساتھ۔ کسی اچھی بات کی طرف بلانا ہے اور اسی سنت نبوی میں اس طریق کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ وہ لوگ جو نصیحت کرتے تو ہیں مگر سنت کے مطابق عجز اور انکساری اور محبت اور پیار اور دل کے گہرے جذبے سے نصیحت نہیں کرتے بلکہ ان کے اندر تحکم پایا جاتا ہے ان کی نصیحت بھی کامیاب نہیں ہوتی بلکہ بسااوقات برعکس نتیجہ نکالتی ہے۔ بسااوقات ایسی نصیحت کرنے والے سوسائٹی میں نفرتوں کے بیج بو دیتے ہیں اور لوگ ایسی نصیحت کرنے والے سے دور بھاگتے ہیں۔

اسی طرح یہ دیکھا گیا ہے کہ نصیحت کرنے والے بسااوقات طعن و تشنیع سے کام لیتے ہیں اور نصیحت اس رنگ میں کرتے ہیں گویا جس شخص کو نصیحت کی جارہی ہے وہ تو نیکی سے عاری ہے اور جو نصیحت کرنے والا ہے وہ بڑا متقی اور بہت ہی خدا تعالیٰ کے ہاں معزز مقام رکھنے والا ہے۔ وہ اس طرح نصیحت کرتے ہیں جیسے نیچے جھک کر کسی ذلیل آدمی کی طرف انسان نگاہ کرے۔ اور اسے روکے۔ جیسے بسااوقات کتے کو دھتکارا جاتا ہے کہ یہ کام نہ کرو اس میں بھی ایک امر کا مضمون ہے کتا جب برتن میں منہ ڈالنے لگتا ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا لوگ کس طرح سختی سے اس کو دھتکار دیتے ہیں۔ لوگ بسااوقات اپنی نادانی اور ناسمجھی میں انسان سے بھی یہی سلوک کرتے ہیں۔ کوئی بری بات ان سے صادر ہوتے دیکھتے ہیں تو حقارت کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کر اس بات کے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں ہم نے نصیحت کا حق ادا کردیا ہے۔ حالانکہ یہ نصیحت کا حق ادا کرنا نہیں۔ یہ نصیحت کے برعکس مضمون ہے جو نصیحت کا الٹ اثر پیدا کرتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو طعن و تشنیع کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ لمبے لمبے خطوط میں مجھے بھی ایسی ہی نصیحتیں کرتے ہیں کہ فلاں جگہ یہ ہو رہا ہے فلاں جگہ وہ ہو رہا ہے۔ آپ سختی سے انہیں روکتے کیوں نہیں۔ آپ ان کو ڈانٹتے کیوں نہیں۔ آپ ان کو سزائیں کیوں نہیں دیتے۔ فلاں جگہ ہم نے دیکھا کہ ایسی حرکت ہو رہی تھی۔ تو اپنے مزاج کو میرے مزاج پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں بھی تحدی پائی جاتی ہے اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اگر مجھ سے ان کا یہ سلوک ہے تو گویا مجھے حکماً یہ فرمایا جارہا کہ فلاں بات یوں ہو رہی ہے۔ فلاں بوسنین لیڈی نے پردہ نہیں کیا ہوا تھا۔ آپ نے کیوں اس کو پروگرام میں آنے دیا۔ فلاں نے فلاں بے احتیاطی کی تھی کیوں ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو ٹھیک نہیں کیا گیا۔ اگر مجھ سے یہ طریق ہے تو اپنے ساتھیوں اور عامتہ الناس سے ان کا کیا سلوک ہوگا۔ ایسے لوگ سوسائٹی میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نفرتوں کے بیج بو دیتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے طریق سے ہٹ کر ایک غیر طریق اختیار کرتے ہیں۔ جس میں کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ کلام الٰہی نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ یہ ہے (-) یہ لوگ جو اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ خدا وعدہ کرتا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں (—) پس نصیحت کے ساتھ طعن و تشنیع کو ملانا نصیحت کو برباد کرنا ہے اور ایسا شخص خود آپ ہی نقصان اٹھاتا ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ عمر بھر وہ ایک اندرونی تکبر کا شکار رہا ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ اس کا نصیحت کرنا دوسرے کی بھلائی کے لئے نہیں تھا بلکہ اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے تھا۔ یہ بتانا مقصود تھا کہ میں تم سے بہتر ہوں۔ اور اگر یہی طریق ہو نصیحت کا تو ایسی نصیحت کبھی بار آور ثابت نہیں ہوسکتی۔ پس نصیحت کریں (-) پیار اور محبت کے ساتھ دل سوزی کے ساتھ جاں گداز کرتے ہوئے اس طریق پر کلام کریں جو دل پر اثر کرنے والا ہو اور اس کے نتیجہ میں واقعتاً پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔

ہر ایک قدم جو صدق اور تلاش حق کیلئے اٹھایا جاوے اس کیلئے بہت بڑا ثواب اور اجر ملتا ہے۔ مگر عالم ثواب مخفی عالم ہے۔ جس کو دنیادار کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لاانتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔

نسیم سیفی

مربیان کے لئے نصائح

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے مجھے بتایا کہ جب وہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں مغربی افریقہ جا رہے تھے تو الوداعی ملاقات میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آپ کو نصیحت کی کہ ورزش ضرور کرتے رہیں اور اگر باقاعدہ ورزش کا موقعہ نہ ملے تو سیر ضرور کیا کریں۔ اسی طرح حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے متعلق محترم حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ نے الوداعی گفتگو میں خاص طور پر یہ بات کہی کہ اس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے آواز دی تھی یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی پر دھبہ لگانے کے لئے زلیخا نے ہاتھ بڑھایا تھا۔ یہ بات بتانے کا مطلب یہ تھا کہ اپنی پاک دامنی کو ہر طرح محفوظ رکھیں۔ یہ دونوں باتیں ہمارے مربیوں کے لئے نہایت ضروری ہیں اور چونکہ میں نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب سے یہ باتیں سنی تھیں اس لئے اب دیگر مربیوں تک ان باتوں کا پہنچانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ خدا کرے کہ ہم ایسی نصائح پر ہمیشہ عمل درآمد کرسکیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان ہی سے آتی ہے اور انسان ہروقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ' ایمان' عبادت' طہارت' سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کردے۔

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ فاقہ کش جو بحرین کے گورنر بنے

نام عبدالرحمٰن تھا۔ مگر کنیت سے ہی مشہور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نام کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ مستند کتب میں آپ کا نام عبدالرحمٰن ہی بیان کیا گیا ہے۔ یوں تو آپ کے متعدد نام بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن دو نام سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان میں سے زیادہ صحیح عبدالرحمٰن ہے۔ یہ نام آنحضرت ﷺ نے رکھا تھا۔ جاہلیت میں آپ کا نام عبدالشمس تھا۔ بعض نے عبدالبشریٰ بھی لکھا ہے۔ بشریٰ دوس قبیلہ کا بت تھا۔ اس کی نسبت سے عبدالبشریٰ نام رکھا تھا چونکہ ان دونوں ناموں سے شرک کی بو آتی تھی۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا تھا۔

دوس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ بعض (-) کتب میں انہیں یمنی نوجوان کے الفاظ سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ باپ کا نام صخر تھا۔ بعض روایات میں عامر بھی آیا ہے۔ والدہ کا نام امیمہ تھا۔ ابوہریرہ کنیت اس لئے مشہور ہوئی کہ آپ نے ایک بلی پال رکھی تھی جس سے آپ کھیلا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جاہلیت میں کنیت ابوالاسود تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دن پیار سے ابوہریرہ کہا۔ لیکن اصابہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے ہی ابوہریرہ کنیت تھی۔ کیونکہ آپ جب بکریاں چرایا کرتے تھے تو ایک بلی پال رکھی تھی جسے اٹھائے رکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ پیار سے ابا ہر فرمایا کرتے تھے۔ یعنی بلے کا باپ

حلیہ و لباس سفیدی مائل گندمی رنگ' چوڑا سینہ 'گداز جسم' سامنے کے دو دانتوں میں فاصلہ' بالوں کی لٹیں لمبی تھیں' جنہیں دو حصوں میں کر لیتے تھے۔ خضاب کا استعمال بھی فرماتے تھے۔ اکثر گیروے کپڑے زیب تن کرتے تھے جو کتان کے بنے ہوتے تھے۔

قبول اسلام دوس قبیلہ کے حضرت طفیل بن عمرو مکہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ پھر اپنی قوم میں چلے گئے اور پیغام حق پہنچاتے رہے۔ سات ہجری میں یہ مستقل طور پر مدینہ میں ہی اقامت پذیر ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دوس قبیلہ تباہ ہو گیا۔

کیونکہ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر کے خدا کے حکم کی نافرمانی کی ہے لہٰذا ان کیلئے بددعا فرمایئے' آنحضرت ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے پروردگار دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں اپنے در پر لے آ۔ ابوہریرہؓ اس دعا کی قبولیت کا ایک روشن نشان تھے۔

دوس قبیلہ کا یہ فدائی ایسا آیا کہ پھر موت نے ہی اس سے آنحضرت ﷺ کی دہلیز چھڑوائی۔ تمام صحابہؓ اور تمام محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس وصف کو نمایاں بیان کیا ہے۔ فتح خیبر کے سال یعنی سات ہجری میں یہ اسلام لائے۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر تقریباً ستائیس سال تھی۔ آنحضرت ﷺ کی صحبت سے انہیں صرف تین سال مستفیض ہونے کا موقعہ ملا۔ لیکن ان تین سالوں میں ارشادات نبوی کو اس طرح دامن میں سمیٹا ہے کہ کوئی گوہر زمین پر پڑنے نہیں دیا۔ جب مدینہ میں آئے تو غلام ساتھ تھا' جو مدینہ پہنچ کر گم ہو گیا۔ جس صبح مدینہ پہنچنے والے تھے تمام رات یہ شعر پڑھتے رہے۔

آہ یہ رات کتنی لمبی ہو گئی ہے۔ اور کتنی کوفت والی ہے۔ یہ رات مجھے کفر کدہ سے نکال لائی ہے۔ صبح یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ وہ غلام بھی آ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ ہے تمہارا غلام۔ لیکن اب ابوہریرہ وہ ابوہریرہ نہ تھے۔ عرض کی یا رسول اللہ میں نے خدا کی رضاء کے لئے اسے آزاد کیا۔ اللہ اللہ ایمان لاتے ہی کیا کایا پلٹ جاتی تھی کہ سوائے خدا کی رضاء کے حصول کے اور کوئی خیال ہی نہ تھا۔

فروکش مسجد نبوی:۔ اسلام لائے تو اب ان کا ٹھکانہ اصحاب صفہ کے ساتھ مسجد نبوی ہی تھا فرماتے تھے کہ میری خواہش تھی کہ مجھ سے آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد نہ چھوٹ جائے۔ یہ نہ ہو کہ زبان مبارک سے کوئی کلمہ نکلے اور ابوہریرہؓ اس سے محروم رہے۔ نہ کھانے پینے کا ہوش تھا' نہ گھربار کا خیال۔ فاقے کاٹے۔ بھوک و پیاس برداشت کی' لیکن یہ گوارا نہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کاشانہ مبارک سے باہر تشریف لائیں اور ابوہریرہ پذیرائی کے لئے موجود نہ ہوں۔ خود فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میں فاقوں سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو جاتا۔ اور چونکہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے بیہوش ہیں۔ وہ سمجھتے آسیب زدہ ہیں۔ لہٰذا میرے سینے پر چڑھتے اور اس زمانہ کے مطابق زدوکوب سے علاج کرتے۔ لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ میں تو بھوک سے بیہوش ہوتا تھا۔

غور فرمایئے! ابوہریرہ جس طرح در نبوی سے چمٹ کر رہ گئے اس کی مثال کہیں اور پائی جاتی ہے۔ مدینہ میں جب آئے تو ان کے ساتھ غلام بھی تھا۔ اسے آزاد کر دیا۔ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں داخل ہو کر اس طرح کاشانہ نبوی کی دربانی کی کہ پھر دنیا کی ضرورت انہیں وہاں سے نہ ہٹا سکی۔ مقصد کے حصول میں استقامت' اسلام کے لئے فدائیت' رسول مقبول سے بے پناہ محبت کی یہ متاع گراں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

امتیاز کا مقام:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا سب سے نمایاں وصف جس نے تاریخ اسلام میں انہیں ممتاز مقام نصیب کیا وہ ان کی احادیث ہیں۔ سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی احادیث ان سے ہی مروی ہیں۔ حتیٰ کہ لوگوں کی زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا تھا کہ ابوہریرہ نے تمام دنیا کو تیاگ کر آنحضرت ﷺ کے در پہ دھونی رمالی تھی۔ وہ ہر وقت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ نہ بھوک کی ایسی پرواہ تھی نہ پیاس کی' صرف ایک ہی دھن تھی کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد مجھ سے نہ چھوٹ جائے۔ ایک موقعہ پر وہ خود فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کسی صحابی کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد نہ ہوں گی۔ سوائے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے۔ کیونکہ وہ احادیث کو لکھ لیتے۔ اور میں لکھ نہ سکتا تھا۔ لیکن حضرت ابوہریرہؓ کا یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ باوجود اس کے بعض اور صحابہ بھی احادیث کو لکھتے تھے۔ لیکن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حفظ حدیث کے میدان میں کوئی آگے نہ بڑھ سکا۔ اس کی ایک باطنی وجہ بھی تھی۔ وہ تھا آنحضرت ﷺ کا معجزہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل جو حضرت ابوہریرہ پر ہوا۔ اس بارے میں دو روایتیں ہیں:۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں' میں نے آنحضرت ﷺ سے اپنے حافظہ کی شکایت کی یا رسول اللہ آپ کے ارشاد کو سنتا ہوں۔ لیکن یاد نہیں رکھ سکتا۔ اور میں تو پہلے ہی دیر سے اسلام لایا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' ابوہریرہؓ اپنی چادر بچھاؤ۔ چنانچہ ابوہریرہؓ نے جو چادر اوپر لی ہوئی تھی وہ بچھا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی' اور پھر فرمایا ابوہریرہ اب چادر اوڑھ لو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے ایسا ہی کیا اور کہتے ہیں اس کے بعد مجھے کوئی حدیث نہیں بھولی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب فرمایا کرتے تھے۔ معنوی رنگ میں اس کی تعبیر یہ تھی کہ اب آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے جو کچھ ارشاد ہو گا۔ ابوہریرہ کا دامن اس کو لینے کے لئے وا ہو گا۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کون ہے جو میرے کلمات کو اپنی جھولی میں ڈالے گا تاکہ انہیں سیکھے اور پھر لوگوں کو سکھلائے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے جو سنا تو اپنے کپڑے کو بچھا دیا۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے رہے پھر میں نے کپڑا اوڑھ لیا۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بعد مجھے پھر کبھی کوئی حدیث نہیں بھولی۔ یعنی ایک حدیث کی رو سے حضرت ابوہریرہؓ کی خواہش پر یہ عطیہ ملا اور دوسری حدیث کی رو سے یہ انعام از خود ہوا۔ اس کی تطبیق یوں بھی ہو سکتی ہے کہ ادھر ابوہریرۃ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی اور انہوں نے اس شوق اور درد کا اظہار آنحضرت ﷺ سے کیا۔ ادھر تقدیر خداوندی سے ان کی خواہش ہم آہنگ ہو گئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرۃؓ کی روایات کی تعداد (5300) ترپن صد بیان فرمائی ہے۔ راقم الحروف نے صرف مسند احمد بن حنبل سے حضرت ابوہریرۃ کی روایات شمار کیں تو ان کی تعداد (3533) تین ہزار پانچ سو تینتیس تھی۔ (3531) تین ہزار پانچ سو اکتیس' ایک جگہ کتھی ہیں۔ اور دو روایات دوسری جگہ ہیں۔ جو مسند کے تین سو ایک صفحات پر مشتمل ہیں۔

حضرت ابوہریرۃؓ خود فرماتے ہیں:۔

خدا کی قسم! آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد مجھ سے مخفی نہیں رہا۔ حضرت امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ آٹھ سو اہل علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے حضرت عباسؓ' حضرت ابن عمرؓ' حضرت جابرؓ' حضرت انسؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی ہیں۔

ایک موقعہ پر کسی نے حضرت طلحہؓ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ یمنی نوجوان یعنی ابوہریرہؓ آپ لوگوں سے زیادہ احادیث جانتے ہیں۔ حضرت طلحہؓ نے فرمایا کہ ہم گھربار والے لوگ تھے۔ کئی قسم کی ذمہ داریاں ہم پر تھیں۔ جن کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت حاضر نہ رہ سکتے تھے۔ لیکن یہ مسکین صفت تو ہر وقت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ اس لئے جو کچھ اس نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے سنا ہم نہیں سن سکے۔

اگر آپ روایات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہر مضمون کی احادیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ پیشگوئیاں بھی ان سے مروی ہیں۔ اعمال کی جزا کے متعلق احادیث بھی مروی ہیں۔ مختلف دعاؤں اور ان کی تاثیرات پر مشتمل احادیث بھی مروی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کے بواعث کے متعلق نہایت لطیف ارشادات مروی ہیں۔ مسلمانوں کے اوصاف کے متعلق بھی احادیث مروی ہیں۔ دنیا کے دکھوں کے فلسفہ کے متعلق احادیث مروی ہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کی بعثت کی غرض کے متعلق احادیث مروی ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جو حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کر دیں۔ لیکن کچھ ارشادات نبوی بیان کرنے سے آپ نے احتراز کیا۔

آپ فرماتے ہیں میرے پاس دو برتن بھرے ہوئے تھے۔ ایک برتن تو میں نے انڈھیل دیا ہے مگر دوسرا انڈھیلوں تو میری شاہ رگ کاٹ دی جائے۔ اس سے مراد وہ پیشگوئیاں ہیں جو آپ نے فتنوں کے متعلق فرمائی تھیں یا مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے بعض پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ جن کا قبل از وقوع انکشاف عظیم فتنہ کا باعث ہو سکتا تھا۔

حرصِ حدیث میں اس کے بیان کا طریق

حدیث کے بیان کا ان کا طریق یہ تھا۔ ان الفاظ سے مشروع فرماتے۔

ترجمہ۔ "خدا کے رسولؐ نے کہ جو سچا تھا اور اس کی سچائی کی گواہی دی گئی۔ ابو القاسم (آنحضرت ﷺ کی کنیت تھی) نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے بہت کچھ پوچھتے رہتے۔ ایک دن عرض کی 'یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہو گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'بوہریرہؓ مجھے یہ خیال تھا کہ تیرے سوا یہ کوئی اور مجھ سے نہیں پوچھے گا۔ میری شفاعت کا سب سے بڑا مستحق وہ ہے جس نے خلوص قلب سے 'اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' کہا۔

حدیث کے بیان کے وقت رقت:۔

ترمذی ابواب الزہد میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے' جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کو کس قدر آنحضرت ﷺ سے عشق تھا اور خوف خدا کس قدر آپ پر مستولی تھا۔

شفیا الاصبحی اس حدیث کے راوی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے گرد بہت ہجوم ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ مجھے یہ بتلایا گیا کہ یہ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ میں بھی جا کر مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ کی احادیث بیان کر رہے تھے۔ میں بھی سنتا رہا۔ جب مجلس برخواست ہو گئی اور آپ اکیلے رہ گئے تو میں نے انہیں آنحضرت ﷺ کی صحبت کا واسطہ دیکر کوئی حدیث سنانے کے متعلق کہا جو آپ نے اچھی طرح سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ نے میری درخواست قبول کر لی۔ اور حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہی کیا تو چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ جب قدرے خاموش ہوئے تو فرمانے لگے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ اور یہ مجھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ اور اس گھر میں سنائی تھی (اور حضور ﷺ کے گھر کی طرف اشارہ کیا) اس وقت گھر میں میرے اور آپؐ کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ یہ کہا تو پھر دھاڑیں مار کر رونے لگ گئے۔ پھر ذرا افاقہ ہوا تو منہ کو پونچھا۔ اور فرمایا ہاں میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ مجھے آنحضرت ﷺ نے اس گھر میں (گھر کی طرف اشارہ کیا) حدیث سنائی تھی۔ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور تیسرا کوئی فرد نہ تھا۔ یہ فرمایا تو پھر چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے۔ روتے روتے منہ کے بل گر گئے۔ میں نے دیر تک سہارا دیا۔ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو یوں گویا ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق میں فیصلہ فرمائیں گے۔ تمام مخلوق گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو گی۔ سب سے پہلے حافظ قرآن' شہید اور مالدار آدمی کو بلایا جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حافظ قرآن سے کہے گا' بتلا میں نے تجھے اپنے کلام کا علم عطا فرمایا تھا۔ (اس سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قرآن کے صرف الفاظ یاد نہیں کرنے چاہئیں اس کا مفہوم بھی سمجھنا چاہئے)۔ تو نے اس علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ تو حافظ قرآن جواب میں کہے گا۔ مولا! میں رات دن اس کی تلاوت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جب یہ جواب سنے گا تو فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے' ہاں اے حافظ قرآن تو نے غلط بیانی کی۔ تو سب کچھ اس لئے کرتا تھا' تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں قاری ہے۔ جا تیری یہ غرض تجھے حاصل ہو گئی۔

پھر مالدار کو بلایا جائے گا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ بتا میں نے تجھ پر اس قدر فراخی کی تھی۔ تجھے کسی کا محتاج نہیں رکھا تھا۔ بتا تو نے کیا کیا؟

وہ جواب میں کہے گا' اے پروردگار! میں نے رشتہ داروں کو بھی مال دیا۔ اور صدقہ و خیرات بھی کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ جب یہ جواب سنے گا تو فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے بھی یہ اعلان کریں گے' ہاں جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو یہ سب کچھ اس لئے کرتا تھا تاکہ لوگ تجھے سخی کہیں اور یہ غرض تجھے حاصل ہو گئی۔ تو نے کب یہ میری رضا کی خاطر کیا تھا۔

اب شہید کو خدا کے دربار میں پیش کیا جائے گا۔ اور اسے خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ تجھے کیوں قتل کیا گیا۔ وہ مقتول کہے گا اللہ میاں تو نے جہاد کے لئے حکم دیا تھا۔ تو میں جب تیری راہ میں لڑا تو مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کا فرشتے بھی اعلان کریں گے کہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تب خداوند فرمائے گا کہ ظالم تیرا مقصد لڑنے کا یہ تھا تاکہ لوگ کہیں کہ تو بہت بہادر ہے جا! تو نے یہ غرض حاصل کر لی۔

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں یہ بیان فرمایا تو آنحضرت ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابو ہریرہ! خدا کی مخلوق میں سے یہ تین وہ افراد ہیں جن پر قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے جب یہ تصور ہی کیا کہ اس گھر کے باشی نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی اور اس وقت صرف میں تھا اور آپؐ تھے تو آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ کھنچ گیا۔ ماہ مدنی کا عاشق ضبط نہ کر سکا اور ان دنوں کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ کیا ایسی محبت کسی بیٹے کو بھی اپنے باپ سے ہو گی؟ دو مرتبہ یہ فکر فرماتے ہیں اور چیخیں نکل جاتی ہیں کہ "میں تھا اور آپؐ تھے اور کوئی تیسرا نہ تھا" یہی عشق ہے جو قیمتی متاع ہے۔ مذہبی دنیا میں اس عشق اور خشیت اللہ نے ابو ہریرہؓ کو جاودانی زندگی عطا فرما دی تھی۔ اور کس قدر خوف کا مقام ہے کہ اگر عمل ریا اور نمود کے جذبے سے پاک نہیں ہے تو بظاہر نیکی ہے۔ لیکن حقیقت میں موجب عذاب ہے۔ جب قاری' شہید اور مخیر کا یہ حال ہے تو پھر دوسروں کا کیا حشر ہو گا؟۔ اس حدیث کو سن کر حضرت معاویہؓ اتنے روئے تھے کہ لکھا ہے کہ درباری ڈر گئے کہیں آپ کی حرکت قلب ہی بند نہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ کی شب بیداری:۔

ابو عثمان ہندی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سات دن ابو ہریرۃؓ کی مہمانی کا فخر حاصل ہوا' گھر میں تین افراد تھے۔ ابو ہریرہؓ۔ ان کی بیوی اور ایک خادم رات کو انہوں نے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ میں ایک ایک فرد عبادت کرتا۔ جب وہ سونے لگتا تو دوسرے کو اٹھا دیتا۔ اور جب دوسرا سونا چاہتا تو تیسرے کو اٹھا دیتا۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرۃؓ ہر روز بارہ ہزار دفعہ تسبیح کرتے اور فرماتے میں اپنے گناہوں کے مطابق تسبیحات کرتا ہوں۔

دبیر حسین رضوی .. .. بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

حقیقت پسند و راست گفتار

کانپور میں مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں قائداعظم کے خلاف پراپیگنڈہ کا جواب دینے کے لئے خطبہ استقبالیہ میں قائداعظم کو "مولانا محمد علی جناح" کہہ کر مخاطب کیا گیا۔ اپنی جوابی تقریر میں حقیقت پسند قائداعظمؒ نے بڑے شد و مد سے فرمایا کہ

"آپ نے مجھے "مولانا" کہا ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ مجھے ایسے القاب سے ہرگز یاد نہ کیجئے۔ جن کا میں مستحق نہیں۔ میں آپ کا "وکیل" ہوں اور بس۔ آپ مجھ سے وہی توقعات رکھیں جو ایک موکل وکیل سے رکھتا ہے" قائداعظم کو "کرستان" قرار دینا سیاست کا ایک کھیل تھا۔ اور اس کے جواب میں قائداعظم کو "مولانا" کہنا سیاست کی اس کشتی کا ایک جوابی داؤں۔ مگر قائداعظم نے اپنے دو جملوں سے بخوبی واضح کر دیا کہ وہ ایسے "داؤں پیچ" کے ہرگز روادار نہیں۔

ایک سچا نیشنلسٹ

قائداعظم کی حقیقت پسندی۔ اور راست گفتاری کے اس جوہر کو ان کے کردار کا سب سے اہم پہلو ہے اجاگر کرتے پروفیسر خلیل اللہ بیان کرتے ہیں کہ 28۔ ستمبر 1939ء کو جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے طلبہ نے قائداعظمؒ کو ایک استقبالیہ دیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں بنیادی طور پر ایک عملی آدمی ہوں۔ میں ربع صدی سے زیادہ عرصہ سے عملی سیاست میں حصہ لے رہا ہوں۔ نیشنلزم اور نیشنلسٹ کی اصطلاحوں کی تعریف اور تعبیر میں اس دوران میں بڑے تغیرات آئے ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنی لغت بنا لی ہے مگر اس اصطلاح کی سچی تعریف کی حد تک میں آج بھی ایک "نیشنلسٹ" ہوں میں ہمیشہ ایک ہندو مسلم سمجھوتے پر یقین رکھتا آیا ہوں۔ مگر یہ سمجھوتہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک فریق کی بربادی دوسرے کی سلامتی کا سامان بن جائے۔

بدقسمتی کہ کانگرس کی ہائی کمان دوستی کے لئے بڑھایا ہوا ہاتھ تھامنے کی بجائے اسے توڑ ہی دینا چاہتی ہے۔"

"میثاق لکھنؤ"

قائداعظم کا ایک عظیم کارنامہ تھا جس پر بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو نے انہیں ہندو مسلم اتحاد کا سفیر قرار دیا تھا۔ عروس البلاد بمبئی میں اسی سفارت اتحاد کی یادگار کا ہال تعمیر ہوا تھا۔ لیکن میثاق لکھنؤ" کے صرف تیرہ سال بعد کانگرسی لیڈروں نے نہرو رپورٹ کے ذریعہ تمام بلند بانگ دعوے یکسر بھلا دیئے۔

نہرو رپورٹ ہندوستان کے آئندہ دستور کے خدوخال کا تعین کرتی تھی۔ اس رپورٹ کی رو سے ہندوستان میں جو دستور نافذ ہوتا۔ اس کا خاکہ رپورٹ کے چند جملوں سے ہی واضح ہو جاتا ہے جن میں کہا گیا تھا کہ

"دستوری نگاہ سے فرقہ وارانہ اختلافات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اگر ان کی کوئی اہمیت ہے تو ذہنی اور نفسیاتی نوعیت کی ہے" بدیہی حائق کو محض ذہنی اور نفسیاتی نوعیت کے مسائل قرار دینا صریحاً اس جذبہ قومیت کی نفی تھا جس کا اظہار "میثاق لکھنؤ" میں کیا گیا تھا۔

ایک تاریک باب

نیشنلسٹ محمد علی جناح ان ناکامیوں اور سیاسی فریب کاریوں سے اتنے دل برداشتہ ہوئے کہ ہندوستان کی رہائش بھی ترک کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اور انگلستان جا کر مقیم ہو گئے کہتے ہیں کہ وہاں سیاسی محاذ پر چر چل سے قائداعظمؒ کی زبردست ٹھنی رہی۔

ہندوستان کے روز بروز ابتر سیاسی حالات اور مسلم نمائندوں کے پیہم اصرار پر قائداعظم کوئی برس بعد ہندوستان واپس آنا پڑا۔ قائد اس کے باوجود "نیشنلسٹ" نظریات پر قائم رہے چنانچہ 1936ء کے عام انتخابات میں ان ہی کے ایماء پر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سعودی عرب کی نئی صورت حال

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں سعودی عرب کے شاہ فہد نے اپنے اختیارات ولی عہد عبداللہ کو سونپ دیئے ہیں کہا جاتا ہے کہ دونوں میں مزاج اور طریقہ کار کے لحاظ سے فرق ہے لیکن پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندہ نے کہا ہے کہ ہمارے تعلقات پر اثر نہیں پڑے گا اسلام آباد میں سعودی سفارتخانے نے ولی عہد کا ایک خط جو انہوں نے بیمار بادشاہ کو لکھا ہے جاری کیا ہے جس میں اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ صحت یاب ہو جائیں اور دوبارہ اپنے فرائض ادا کرنے لگیں۔

○○○

الطاف حسین کو پاکستان واپس لانے کی کوشش

اخباری خبر کے مطابق پاکستان نے دوبارہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مہاجر قومی موومنٹ کے لیڈر الطاف حسین کو پاکستان لانے کی کوشش کی جائے جہاں ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ برطانوی ہوم سیکرٹری سات جنوری کو اسلام آباد آرہے ہیں۔ ہم ان سے اس معاملے پر گفت و شنید کریں گے بلکہ یہ بات ہماری گفت و شنید کا مرکزی نکتہ ہو گا۔ اس سے قبل پاکستان نے انٹرپول سے کہا تھا کہ الطاف حسین کو واپس بھجوایا جائے۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا بتایا گیا ہے کہ الطاف حسین پر کئی الزامات ہیں جن کا جواب انہیں یہاں آکر دینا چاہئے۔ اخباری خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب وزیر داخلہ سے کراچی میں امن وامان کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ تشدد اور دہشت گردی کے واقعات کم ہو گئے ہیں۔

○○○

بھارتی وزیراعظم کے دورہ پنجاب کی منسوخی

بھارت کے وزیراعظم پی۔ وی نرسیمارائو۔ پنجاب ایک تقریب کے لئے جانا چاہتے تھے لیکن اچانک انہوں نے اپنی روانگی منسوخ کردی بتایا یہ گیا کہ دھند کی وجہ سے ہوائی جہاز اڑ نہیں سکتا تھا۔ اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اس لئے پنجاب نہیں گئے کہ انہیں اس موقعے پر قتل کی دھمکیاں دی گئیں تھیں پنجاب کی پولیس نے مختلف علاقوں سے ہزاروں کی تعداد میں پولیس کی نفری بلائی ہوئی تھی۔ اور وزیراعظم کا قیام وہاں صرف تین گھنٹے تھا۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے وزیراعظم اس تقریب میں شرکت نہ کر سکے یہ تقریب انڈین سائنس کانگریس کا تراسیواں اجلاس تھا۔ آپ نے وہاں سائنس دانوں کو انعام بھی دینے تھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں تین سکھ علیحدگی پسندوں کی حراست کے دس دن بعد منسوخی کا اعلان کیا گیا۔

○○○

مصر میں اسرائیل کی جاسوسی

بتایا گیا ہے کہ مصر نے اسرائیل کی موساد سیکورٹی ایجنسی کے اس حلقے کو توڑ دیا ہے جو ملک میں جاسوسی کا کام کرتی تھی یہ بات مصر کے ایک اخبار نے گزشتہ روز بدھ کے دن بتائی۔ اس جاسوسی کرنے والے گروہ کے سربراہ کا نام عامر سلمان تھا جو سینائے کا رہنے والا اور مصری تھا۔ سلمان کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور اس ساتھ ہی اس کے بعض ساتھی بھی گرفتار کئے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سلمان نے اس بات کا اعتراف کرلیا ہے کہ وہ اسرائیلی خفیہ ایجنسی کے ساتھ مل کر کام کرتا تھا۔ اسے معاوضے کے طور پر اس بات کی اجازت تھی وہ کہ مصر میں خاصی مقدار میں منشیات لے کر جائے۔ سلمان نے یہ بھی بتایا کہ وہ اسرائیل کو سینائے میں مصری کارگزاری سے مطلع رکھتا تھا۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے لئے اسے اسرائیل سے تربیت ملتی تھی۔

○○○

امریکہ میں بجٹ کا بحران

امریکہ میں بجٹ کا بحران جو حل ہونے میں نہیں آرہا۔ اس کی وجہ سے بیرونی ممالک میں بھی لاکھوں ایسے ہیں جنہیں فی الحال ان کی تنخواہ نہیں مل رہی۔ بعض ایسے ہیں جن کو رخصت کر دیا گیا ہے اور بعض دفاتر میں موجود تو ہیں لیکن بغیر معاوضے کے اگرچہ یہ بھی سوچا جارہا ہے کہ عارضی طور پر کام چلانے کے لئے بجٹ کی بعض شقوں کی منظوری دے دی جائے لیکن جب تک یہ منظوری نہیں دی جاتی۔ امریکی کارکنوں کو بغیر تنخواہ کے رہنا پڑے گا۔ متعدد ممالک کے امریکی سفارت خانوں نے کئی قسم کے ضروری کام معطل کردئے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لندن میں امریکی سفارت خانے میں جو تین سو برطانوی افراد کرتے ہیں وہ بھی آج کل بغیر معاوضہ لئے کام کر رہے ہیں کیونکہ سفارت خانے کے پاس فنڈ موجود نہیں ہیں چونکہ برطانیہ میں امریکی سفیر مسٹرولیم کرو کے پاس انٹرٹین منٹ (Entertainment) کے لئے فنڈز نہیں ہیں اس لئے برطانوی اور امریکی کارکنوں کو ٹیکیوں کی اجرت بھی اپنی جیب سے دینی پڑتی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

مسلم لیگ نے کانگرس کے ساتھ تعاون کیا انتخابات کے بعد کانگرس نے بار بار اپنے موقف بدلے القصہ مختصر کہ جولائی 1937ء میں کانگرس نے چھ صوبوں میں اپنی حکومتیں قائم کیں۔ اور ان حکومتوں نے اپنے قریباً ڈھائی سالہ دور میں نیشنلزم کی جو عملی تعبیر پیش کی۔ وہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک تاریک باب ہے۔"!

چنانچہ 26۔ دسمبر 1938ء کو پٹنہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے 26 ویں سالانہ اجلاس میں قائداعظم نے فرمایا۔

کانگرس ہائی کمان مسلمانوں کو محض اپنا آلہ کار بنائے رکھنا چاہتی ہے کانگرسی لیڈر انہیں حسب ضرورت استعمال کریں گے۔ اور جب اپنا کام نکال چکیں گے تو پیروں تلے کچل دیں گے۔ کانگرس نے اپنے فسطائی انداز سے ہندو مسلم سمجھوتے کی ساری امیدوں کو ختم کر دیا ہے۔ ہم ہندوستانی مسلمان یہ طے کر چکے ہیں کہ اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے"

مخلص نیشنلسٹ یہ الفاظ اس سیاسی رہنما کے ہیں۔ جو ایک "مخلص نیشنلسٹ" تھا۔ جس نے ہر موقع پر افہام و تفہیم سے کام لیا۔ ہمیشہ معقول بات کہی۔ جسے حق جانا وہی برملا کہا۔ اور اس میں نہ اپنوں کا خوف کیا نہ پرایوں کا مگر ہندوستان کی مشترکہ قومیت کے دعویداروں نے اپنے قول و فعل سے بار بار یہی ثابت کیا۔ کہ مفاہمت بے سود ہے۔

میثاق لکھنؤ "میثاق لکھنؤ" ہو یا "تحریک پاکستان" قائداعظم کی اصول پسندی اور ان کا کردار وہی رہا۔ وہ سیاسی شعبدہ گر کبھی نہیں رہے کہ ہر روز چولا بدلتے۔ جس نسل نے پاکستان قائم ہوتے دیکھا تھا۔ وہ جانتی ہے کہ قائداعظم کے کردار کی یہ استقامت، حقیقت پسندی اور راست گفتاری ہی انہیں وہ مقام عطا کرتی ہے کہ ہم انہیں "بابائے قوم" کے نام سے یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک پاکستان قائم ہے ان کے کردار کی عظمت کا اعتراف قوم کا وظیفہ حیات رہے گا۔

(ہفت روزہ "لاہور" 30۔ دسمبر 1995ء)

مطالعہ کتب

○ جنوری 96ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب مقرر کی گئی ہے:۔

"حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان

تعارف

احمدی جنتری 1996ء

جس جنتری کی اشاعت محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب نے 1918ء میں قادیان سے شروع کی تھی اسے اب محترم شیخ عبدالماجد صاحب لاہور سے باقاعدگی کے ساتھ جاری کر رہے ہیں۔ یہ اس احمدی جنتری کا 79واں سال ہے اور حسب معمول اس میں سلسلہ کے لئے نہایت مفید اور کار آمد باتیں شامل کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر ہے اور اس کے بعد بانی احمدیہ جنتری کی تصویر، جماعت کے بعض متبرک وجودوں کو یادرفتگان کی صورت میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ تصاویر سے مزین یہ جنتری خدا کے فضل سے احباب کرام کے لئے خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی قیمت یورپ وامریکہ میں ایک پونڈ۔ جرمنی میں ڈی۔ ایم 3۔ اور پاکستان میں بارہ روپے ہے۔ ملنے کا پتہ۔ لاہور میں شیخ عبدالماجد صاحب 100 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور۔ ربوہ میں افضل برادرز گول بازار ربوہ۔ کراچی میں مکرم رشید احمد صاحب شاد احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی، گوجرانوالہ میں حکیم احمد صدیق جان۔ مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ بھارت میں قادیان میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ رکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ کینیڈا میں احمدیہ ٹریڈرز اینڈ مارکیٹنگ 1616۔ جیرارڈ (Gerrard) سٹریٹ ایسٹ۔ ٹورنٹو (ONT) ایم 41.2اے۔5۔ کینیڈا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہ احمدی جنتری صرف احمدی احباب کے لئے ہے۔ تمام باتیں احمدی انہی کی تربیت اور ازدیاد علم کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ متعدد مشنوں کی تصاویر بھی موجود ہیں۔ جن میں ایک تصویر بعض اسیران راہ مولا کی سلاخوں کے پیچھے کھڑے لی گئی تصویر ہے یہ تصویر چنیوٹ میں رہائی کے وقت یعنی اس سے چند منٹ پہلے لی گئی تھی۔

(ادارہ)

آپ کا خط ملا

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ 96-1-2 کے الفضل میں ایک مضمون حضرت نعمان بن مقرونؓ کے نام سے شائع ہوا ہے جبکہ اصل نام النعمان بن عمرو بن مقرن المزنی ہے مہربانی فرما کر تصحیح فرمالیں۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو الاکمال فی اسماء الرجال (مشکوۃ المصابیح ص620 دہلی مطبوعہ 1932ء ہے) یعنی مقرون کی "واؤ" زائد ہے۔ درست نام مقرن ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رشید احمد صاحب دار العلوم ربوہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اصغر خالد صاحب اشفاق برادرز کریانہ سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ والے 95-12-26 سے دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں تین روز انتہائی نگہداشت واڑ میں اور اس کے بعد زنانہ میڈیکل واڑ میں رہی ہیں اب طبیعت کچھ بہتر ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند آسامیاں خالی ہیں۔

پتھالوجسٹ تعداد 1

گریڈ 4880-325-8130 مہنگائی الاؤنس 500

میڈیکل آفیسر (میڈیسن) تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

NPA 500 مہنگائی الاؤنس 500

آئی رجسٹرار تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

NPA 500 مہنگائی الاؤنس 500

3804-258-9600 NPA 500

گریڈ 1 3804-258-9600 مہنگائی

ویمن میڈیکل O 3804-258-9600

آفیسر (گائنی) تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

NPA 500 مہنگائی الاؤنس 500

ڈینٹل سرجن تعداد 2

گریڈ 3804-258-6900

NPA 500 مہنگائی الاؤنس 500

سٹاف نرسز/ میل نرسز تعداد 3

گریڈ 3790-78-2230 مہنگائی الاؤنس 500 سٹاف نرسز۔ میل نرسز کی آسامیوں کے لئے میٹرک فرسٹ ڈویژن پاس طلباء بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ انہیں انڈر ٹریننگ سٹاف میں رکھا جائے گا۔ اس ٹریننگ کے دوران ماہوار 1000 روپے وظیفہ دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب پرانی منڈی پتو کی ضلع قصور مورخہ 2 جنوری 1996ء بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئی ہیں۔ آپ مرزا محمد شریف بیگ صاحب کی بیٹی اور مکرم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے کی پوتی ہیں نیز آپ مکرم محمد سعید بیگ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پتو کی ہمشیرہ ہیں آپ کا جنازہ پتوکی میں مکرم امان اللہ صاحب امیر جماعت ضلع قصور نے پڑھایا۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا اور ربوہ میں مکرم عبد السلام صاحب طاہر سلسلہ مربی نے جنازہ پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ عالم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم مستری محمد دین صاحب والدہ مکرم سراج دین صاحب 51/18 دار الرحمت وسطی ربوہ مورخہ سترہ دسمبر 1995ء وفات پا گئیں۔ جنازہ اس دن بعد عشاء مکرم مولوی عبد الباسط صاحب نے پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

تصحیح

○ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب ربوہ لکھتے ہیں

کہ مورخہ 18- دسمبر 95ء کے الفضل میں صفحہ اول پر تقریب شادی عزیزم محمد افضل جاوید شائع ہوا ہے۔ اس میں ہماری غلطی سے بچی کے والد کا نام مرزا اختر بیگ لکھا گیا ہے۔ جو درست نہیں ہے بچی کے والد کا نام مرزا ارشد بیگ آف پٹی پڑھا جائے۔

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقف جدید کی تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو.... اس چندہ میں حصہ نہ لے"

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔ "رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمت کمانے کا سامان کر دیا ہے۔"

"وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔"

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع وقف جدید کی کامیابی کے بارے میں ایک خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وقف جدید کی تحریک کہتی ہے میرا بس کوئی نہیں۔ چاہوں بھی تو رک نہیں سکتی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فضل ہے جو مجھے بڑھاتے ہوئے آگے لے جا رہا ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ خدا کرے جن معنوں میں میں نے اس کی تعبیر سوچی ہے اللہ انہی معنوں میں ہماری توقعات سے بڑھ کر اس تعبیر کو پورا فرمائے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے منصب (امامت) پر فائز نہیں فرمایا میں اس وقت (1957) سے لے کر آخر تک وقف جدید میں ایک خادم کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اس پہلو سے اس تحریک سے مجھے ایک زائد قلبی وابستگی بھی ہے۔ اور یہ اعلان کرتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دن دگنی' رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس کا فیض زیادہ وسیع ممالک پر محیط ہو رہا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

دوروں وغیرہ پر رابطہ کر کے دیکھا ہے کہ جو خشک سے ہو چکے ہوں جن کے دل بجھ چکے ہوں جن میں ولولہ باقی نہ رہا ہو ان سے براہ راست خدا کے متعلق باتیں کریں۔ نصیحت کریں کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر ان کو یہ بتائیں کہ تمہارا باپ فلاں تھا اور یہ یہ کیا کرتا تھا تمہارے باپ نے احمدیت کے لئے یہ قربانیاں دیں تو ان کی آنکھوں میں ایک شمع سی جلنے لگتی ہے۔ اچانک ایک جان پیدا ہو جاتی ہے انہماک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس ذکر کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کریں تو وہ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ آپ کے ساتھ قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے ان مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا ایک راز ہمیں سمجھایا ہے۔

(از خطبہ 30- اپریل 1993ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نئی ڈائرکشن

نئے اوقات کار

○ (1) 8 جنوری سے درج ذیل سیٹلائٹ پر Test نشریات کا آغاز ہوگا۔ یہ ٹرانسمیشن 8 جنوری اور 9 جنوری کو شام ساڑھے چار بجے سے ساڑھے سات بجے ہوں گی۔ اس کے لئے ڈش کی پوزیشن حسب ذیل ہوگی۔

66°E اور فریکوئینسی 1385-1380 ہوگی۔

Audio فریکوئینسی نمبر1=6.50

Audio فریکوئینسی نمبر2=7.02

Elevation 50-60 ہوگی۔

(2) 10 جنوری 1996ء سے نئے سیٹلائٹ پر باقاعدہ نشریات آغاز ہو گا۔ ان نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

(1) روزانہ شام سات بجے سے رات دس بجے تک ماسوائے جمعہ

(2) جمعہ کے روز شام چھ بجے سے رات نو بجے تک

(3) رمضان کے دوران 96-1-22 سے 96-2-22 تک نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

(نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

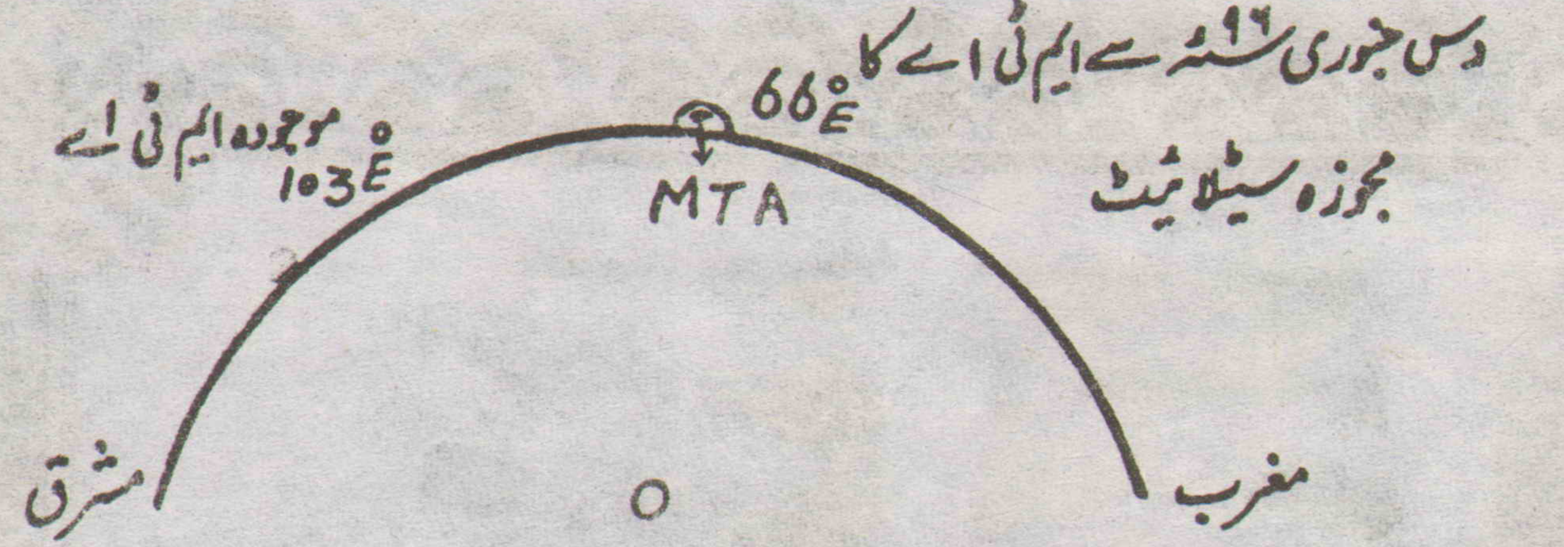

جس جگہ اس وقت ڈش کا رخ ہے اس سے 37 درجے مغرب کی طرف ڈش گھمائیں اور ڈش کو قریباً دس۔ بارہ درجے اوپر بھی کرلیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو 1998ء کے بعد بھی پانچ سال انتظار کرنا ہو گا۔ اگر اپوزیشن کو الیکشن کا شوق ہے تو اسمبلیوں سے استعفے دیکر ضمنی انتخابات لڑے عوام میں مقبولیت کا پتہ لگ جائے گا۔ وہ ڈس انفارمیشن کی سیاست کر رہی ہے۔ احتجاج اور ہڑتالیں اس وقت کی جاتی ہیں جب آئینی راستے بند ہوں۔ آج آئین اور قانون کی بالادستی ہے۔ اپوزیشن صرف کرسی کی سیاست کر رہی ہے۔ ہماری سیاست نظریاتی ہے۔ ماضی میں سینٹ کی نشستیں بکتی تھیں ہم نے غریب کارکنوں کو دی ہیں۔ انڈس ہائی وے کوٹری مانجند سہون سیکشن کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجود حالات کا تقاضا ہے کہ اپوزیشن مثبت رویہ اختیار کرے۔ افراتفری پھیلا کر عوام کی خدمت نہیں کی جا سکتی۔

○ وزیراعظم بے نظیر قوم پرست لیڈر جی ایم سید کے گھر گئیں اور مرحوم کے بیٹوں سے طویل سیاسی ملاقات کی۔ دو گھنٹے کی یہ ملاقات بند کمرے میں ہوئی۔ قوم پرست لیڈروں سے اس ملاقات کو مبصرین ایم کیو ایم سے مقابلے کی پیش بندی قرار دے رہے ہیں۔ وزیراعظم کے علاوہ سندھ کے گورنر اور وزیراعلیٰ کے علاوہ سید قائم علی شاہ اور بیگم نصرت بھٹو بھی ملاقات میں موجود تھیں۔

○ مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی بیوہ بیگم شفیقہ ضیاء الحق لندن میں انتقال کر گئیں۔ وہ کئی ماہ سے بیمار تھیں۔ شوگر اور دیگر عوارض میں مبتلا تھیں۔ چند دن قبل ان کی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی تھی۔ انتقال کی اطلاع ملتے ہی مسٹر نواز شریف ہسپتال پہنچ گئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے بیگم شفیقہ ضیاء کی مغفرت کی دعا کرتے ہوئے۔ مرحومہ کے صاحبزادے مسٹر اعجاز الحق کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اللہ آپ کو یہ ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔ چوہدری شجاعت حسین اور دیگر مسلم لیگی ارکان نے بیگم ضیاء کے انتقال پر اظہار افسوس کیا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ وہ شفیقہ ضیاء کی میت پاکستان لانے کے لئے ان کے خاندان کو ہر ممکن تعاون فراہم کریں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے تعلقات مزید بڑھائیں گے۔ پاکستان اتحادی دوست ہے۔ دونوں ملک نشیب و فراز کے باوجود ہمیشہ آزمائش کی گھڑی میں پورے اترے ہیں۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ پاکستان میں فعال جمہوریت ہے۔ تاہم اسلام کے کردار پر تشویش ہے۔ امریکی عہدیداروں نے یہ باتیں پاکستان کے لئے نامزد سفیر سائمنز کی حلف برداری کی تقریب میں کہے۔

○ ساہیوال جیل میں سپاہ صحابہ کے گرفتار شدگان قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ ایک قیدی کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ ہڑتالیوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ان کی جانیں بچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں جیل سے باہر کے ہسپتال میں داخلے کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر نے رحیم یار خاں میں شیخ زید بن سلطان سے ملاقات کی۔ ملاقات میں بیگم نصرت بھٹو، وزیراعلیٰ اور گورنر سندھ کے علاوہ وزیر داخلہ اور خزانے کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین بھی موجود تھے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے متاثرین کراچی کے لئے فنڈ قائم کر دیا ہے اور اس میں اپنی طرف سے دس لاکھ کا عطیہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ریاستی دہشت گردی کا شکار اور معذور ہونے والے کراچی کے شہری اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی دل کھول کر مدد کی جائے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ محب وطن نئے اور پرانے سندھیوں میں تعصب کی آگ بھڑکانے والوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

○ جمیعت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ نواز الطاف اتحاد ملک کی بہتری کے لئے ہو تو اچھا ہے۔ اقتدار کے لئے جدوجہد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی مسٹر معراج خالد نے کہا ہے کہ عمران خان کے پاس نظام کی تبدیلی کا کوئی ایجنڈا نہیں۔ تاہم حکومت کو ان کے خلاف انتقامی کارروائیاں نہیں کرنی چاہیئیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر۔ 21234 (04524)